الاعتصام: امام شاطبی کے منہج و اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ

Al-Itisam: An Analytical Study of the Methodology and Style of Imam Shatibi

Hafiz Muhammad Masood Ahmad
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies
Lahore Garrison University, Lahore
Email: hmmasood7@gmail.com
Dr. Hafiz Faiz Rasool
Assistant Professor, Department of Arabic & Islamic Studies
University of Mianwali
Email: drhfrasool@umw.edu.pk
Mr. Abbas Ali Raza
Lecturer, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University
Email: abbasaliraza@lgu.edu.pk

Abstract

This study provides an in-depth analysis of the style and characteristics of Al-I'tiṣām by Al-Shāṭibī, which is considered a seminal work in Islamic Jurisprudence. Al-I'tiṣām holds significant importance in the field of jurisprudence as it exemplifies the scholarly contributions of Al-Shāṭibī and provides a comprehensive understanding of Islamic legal principles. The work encompasses various aspects of Islamic Jurisprudence, including legal methodology, principles of interpretation, and the application of Islamic law. Al-Shāṭibī adopts a systematic approach, presenting his arguments in a logical and coherent manner, thereby enhancing the clarity and accessibility of his work. One prominent characteristic of Al-I'tiṣām is Al-Shāṭibī' s emphasis on the unity of the Muslim community and the importance of adhering to the principles of the Qur'an and Sunnah. He establishes a framework that promotes unity, cooperation, and harmony within the Muslim society, fostering a sense of collective responsibility to uphold Islamic law. Furthermore, Al-Shāṭibī' s work highlights the need for contextual interpretation, considering the social, historical, and cultural dimensions integral to understanding Islamic law. He underscores the importance of comprehending the underlying objectives and aims of legal rulings, thereby facilitating a comprehensive approach. Al-I'tiṣām also demonstrates Al-Shāṭibī' s mastery of the Arabic language and his virtuosity in effectively using rhetorical devices. His eloquence and persuasive style contribute to the impact and influence of his arguments, resonating with students and scholars working on Islamic jurisprudence. Overall, this analysis provides a comprehensive overview of the style and characteristics of Al-I'tiṣām by Al Shatibi. Its systematic approach, emphasis on unity and contextual interpretation, and eloquent rhetorical style solidify its status as a seminal work in Islamic Jurisprudence, serving as an essential reference for scholars and students alike.

Keywords: Al-I'tiṣām, Imam Al-Shāṭibī, Style, Characteristics, Islamic law, Seminal work, Islamic Jurisprudence

وجہ تسمیہ

الاعتصام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مصنف اس بات کی طرف اشارہ کررہے ہیں کہ یہ کتاب لوگوں کی نظریاتی اصلاح کے لیے لکھی گئی ہے، یہ آٹھویں صدی ہجری میں لکھی گئی، امام شاطبیؒ نے جب دیکھا کہ بدعات کی وجہ سے مسلمانوں میں مختلف فرقے وجود میں آگئے ہیں انھوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا ہے، اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑے ہیں، اس لیے الاعتصام کا مقصد اصلاحی دعوت دینا جو کہ قرآن وسنت کے اصولوں پر مبنی ہو اور ان کے علاوہ بدعات سے لوگوں کو بچائے رکھے۔

کتاب کے ابواب

امام شاطبیؒ نے یہ کتاب "الموافقات" کے بعد لکھی ہے، اس لیے کہ اس میں الموافقات کے حوالے کافی جگہوں پر نظر آتے ہیں، کئی مسائل کی تفصیل وہاں بیان کی گئی ہے، جبکہ کتاب الاعتصام امام شاطبیؒ کی آخری تصنیف ہے، جسے دو اجزاء میں لکھا گیا، اس کے دس ابواب ہیں، پہلے باب میں بدعت کی تعریف اور معنی بیان کیے گئے ہیں، دوسرے باب میں بدعات کے لوگوں پر برے اثرات بتائے گئے ہیں، تیسرا باب دوسرے باب کے تکلمہ کے طور پر ہے، چھوتے باب میں مبتدعین کے طرق استدلال کے بارے میں بات کی گئی، پانچویں باب میں بدعات حقیقیہ اور بدعات اضافیہ میں فرق بیان کیا گیا ہے، چھٹے باب میں احکام بدعت بیان کیے گئے ہیں، جبکہ ساتویں باب میں بدعات عبادات، معاملات اور شریعت میں کیسے داخل ہوتی ہے اس کا بیان ہے، آٹھویں باب میں بدعت اور اجتہاد میں فرق بیان کیا گیا ہے، اجتہاد کی اصل مصالح مرسلہ یا استحسان ہوتا ہے۔

نویں باب میں وہ اسباب بیان کیے گئے جو اہل بدعت کو امت محمدیہ کی صف سے الگ کرتے ہیں، دسویں باب میں سنت کو واضح کیا گیا ہے جس میں اہل بدعت داخل نہیں ہوتے اس لیے کہ وہ اپنی شہوت کے غلام ہوتے ہیں۔

منہج واسلوب

امام شاطبیؒ جب کسی بدعت کا ذکر کرتے تو اس کی ماہیت اور اصلیت پر سیر حاصل گفتگو فرماتے، ایسے تمام وہم پر روشنی ڈالتے جو عزالدین بن عبدالسلام نے اپنی کتاب "القواعد" اور ان کی اتباع کرتے ہوئے ان کے شاگرد شھاب الدین القرافی نے اپنی کتاب "الفروق" میں بیان کی کہ بدعت درحقیقت اجتہاد سے پیدا شدہ عمل ہے، امام شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ بدعت صرف مذموم ہوتی ہے اور جو وہم عبدالسلام اور القرافی نے لوگوں کے ذہن میں ڈالا ہے کہ بدعت حسنہ ہوتی ہے وہ بدعت کی قسم ہی نہیں ہے بلکہ وہ اجتہاد ہے جو اصول شریعت استحسان اور مصالح مرسلہ سے مستنبط ہوتا ہے، جبکہ بدعت اصول شریعت سے خارج چیز ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے وہ محض اتباع ہوتی ہے، اس لیے بدعت مطلقاً حسنہ نہیں ہوسکتی وہ دین سے خارج کسی چیز کا نام ہے۔

ان ابواب کی مباحث میں مسائل ایک دوسرے میں الجھ جاتے ہیں، اور دلائل متعارض معلوم ہوتے ہیں، ان میں شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں، یہاں تک کہ بعض اوقات ان میں تفریق کرنا مشکل ہو جاتا ہے، یہ کام باآسانی وہی کر سکتا ہے جو مصنف جیسی بصیرت کا مالک ہو اور اسی علمی گہرائی اور فصاحت بلند پایہ ہو۔

ان پیچیدہ مسائل میں جو سنت یا مستحب فی نفسہ ہو اور اپنے نفس یا حقیقت کی وجہ سے بدعت ہو جیسے نماز کے بعد نمازیوں کا مسجد میں بیٹھے رہنا اس انتظار میں کہ وہ اذکار مسنونہ اجتماعی شکل میں ادا کریں گے، پھر اس عمل کو لوگ شعائر دین کے طور پر دیکھنے لگے، جو اس عمل کو چھوڑ تا لوگ اسے ملامت کرتے، مصنف نے اس عمل کو بدعت ثابت کرنے کے لیے طویل بحث کی ہے، اور تمام دلائل و شبہات کا رد کر کے اسے بدعت ثابت کیا ہے، اسے دین سے خارج عمل قرار دیا ہے۔

اس کتاب کی اہم بحثوں میں مصالح مرسلہ اور استحسان کی بحث ہے، یہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے اصولوں کے مطابق ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں شریعت لوگوں کی مصلحت کو مد نظر رکھتی ہے، اور اس میں بڑی وسعت ہے۔

مصنف نے بدعت مستحسنہ کہنے کی وجہ بیان کی ہے اور اس کا اشتباہ ذکر کیا ہے جو مصالح مرسلہ اور استحسان فقہی میں لوگوں کو ہوا ہے، مصنف نے اس میں ہر طرح کے شبہ کا ازالہ کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ بدعت ان دونوں قسموں میں سے نہیں ہے، اس کی علت اس سے ملتی ہے نا غرض اس سے ملتا ہے، بدعت جیسی بھی ہو وہ شریعت سے متصادم ہوتی ہے جبکہ مصالح مرسلہ اور استحسان حکمت کے موافق ہوتے ہیں اور اپنے عموم بیان اور دلائل کی وجہ سے جاری رہتے ہیں۔

مصنف نے ان دونوں کو دلائل اور مثالوں سے واضح کیا ہے، مدارس اسلامیہ میں جو کتب اصول الفقہ اور ان کی فروعات میں پڑھایا جاتا ہے اس کے باوجود مصالح مرسلہ اور استحسان کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں، مصنف نے اس بحث میں بدعت کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔

جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ اسلام کی خوبصورتی لوگوں کو سہولت اور آسانی کی فراہمی کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اسلام کو اس کی ابتدا سے دیکھے، اور ان حکماء و ماہرین کہ فہم و بصیرت سے مستفیذ ہو جو بدعات کے خلاف سختی کرتے ہیں، مسلمانوں کو سلف صالحین کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کو کہتے ہیں، اور عبادات میں اضافہ کو گمراہی سمجھتے ہیں، اس سے بڑھ کر وہ زیادہ خطرناک ثابت کرتے ہیں جو اصول فرائض میں نقص پیدا کرتے ہیں، اور اشیاء میں اباحت کو لوگوں کی وسعت کے لیے استعمال کرتے ہیں، بہت سارے جاھل لوگوں نے یہ تصور کر رکھا ہے کہ یہی دین میں جمود ہے اور اسلام کو دیہاتیوں کا دین کہتے ہیں جو شہروں اور تہذیب یافتہ لوگوں میں رائج العمل نا ہو جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

بے شک "الاعتصام" اصلاحی دعوت کا کام کر رہی ہے، یہ اصلاح امت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے جو کتاب وسنت پر مشتمل ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جس طرح اسلام اساس پر قائم تھا یہ اس نہج پر ہے۔

امام شاطبیؒ نے "الاعتصام" میں مبتدعین کا کوئی مذہب نہیں چھوڑا جس پر انھوں نے بحث نا کی ہو اور اس کا رد نا کیا ہو اور لوگوں کے ذہنوں سے اس کے بارے میں پیدا کیے گئے شکوک دور نا کیے ہوں۔

امام شاطبیؒ کا رد زیادہ تر ان فرقوں کے بارے میں رہا جو سنت سے دور ہو گئے اور انھوں نے سنت پر مختلف باتیں کی اور تشنیع کرنا شروع کر دی جن میں خوارج، شیعہ، معتزلہ، باطنیہ، ظاہریہ تھے جو سلف کے طریقہ سے ہٹ کر تصوف کے قائل ہیں۔ امام شاطبیؒ کا رد کرنے کا پیمانہ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور صحابہ کرام کا دور رہا۔ اس لیے کہ یہ وہی دور ہے جس میں اسلام نے اپنے پنجے زمین پر گاڑے۔

حقیقی بات یہ ہے کہ امام شاطبیؒ کی کتاب "الاعتصام" شاطبیؒ کے زمانے میں اسلامی معاشرے کی عکاسی کرتی ہے، جس وقت اسلام سے حق کافی دور ہو چکا تھا اور بدعات دین کے نام پر پھیل چکی تھیں، اس کے ساتھ ساتھ فسادات اور دینی تعلیمات سے انحراف عام ہو چکا تھا۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ امام شاطبیؒ وہ پہلے مصنف نہیں ہیں جنھوں نے بدعات کے خلاف خصوصی کام کیا اور بدعات کو دین سے دور کرنے کا بیڑا اٹھایا، بلکہ ان سے قبل علماء کی ایک جماعت نے یہ فریضہ سرانجام دیا ان میں سر فہرست محمد بن وضاح القرطبی نے کتاب لکھی جس کا نام "البدع والنهى عنها" تھا اس کتاب میں بدعات کی حقیقت اور ان کا مقابلہ کرنے پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد ابو بکر الطرطوشی نے کتاب لکھی جس کا نام "الحوادث والبدع" تھا۔ یہ دونوں اندلسی تھے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے امام شاطبیؒ کو ان دونوں حضرات کی تصانیف سے اطمینان نہیں ہوا۔ انھوں نے جو بدعات کے خلاف لکھا وہ امام شاطبیؒ کو مطمئن نہ کر سکا۔ اس لیے شاطبیؒ نے اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میری خواہش تھی کہ میں ایسی کتاب لکھوں جو بدعات کے رد پر ہو اس لیے کہ میں نے اس باب میں علمائے کرام کو سستی کرتے پایا ہے۔ جیسا کہ ابن وضاح نے کیا اور ان کے علاوہ جن حضرات نے کام کیا اس سے تشفی نہیں ہوتی جیسا کام ہونا چاہیے تھا ویسا مجھے نہیں ملا، میں نے کافی زیادہ تلاش کیا لیکن کامیاب نہیں ہوا بلکہ لوگ کئی فرقوں میں بٹ گئے اس کتاب کی ایک مستقل فصل اس سے متعلق ہے۔ میں نے اس کا خاص اہتمام کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کے پڑھنے، لکھنے اور نشر کرنے والے سب کو ثواب ملے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ یہ تمام مسلمانوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو گی۔

حقیقت یہ ہے کہ "الاعتصام" صرف بدعات کے رد کے اوپر نہیں لکھی گئی بلکہ اس میں اصلاح معاشرہ بھی شامل ہے جس میں متعدد مجالات شامل ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

کتاب سے متعلق علمائے کرام کے تاثرات اور تعریف:

امام شاطبیؒ کی تصنیفات کے مترجمین، متاخرین علمائے کرام اور بدعات کے موضوع پر کام کرنے والے حضرات کا اس پر اتفاق ہے کہ شاطبیؒ کی کتاب "الاعتصام" جیسی اس باب میں پہلے کوئی کتاب نہیں ہے۔ شاطبیؒ نے ہی بدعت کے اصولی جہت سے تعیین کی اور اسے اصلاحی جوانب سے واضح کیا۔ علمائے کرام کے تاثرات یہ ہیں۔

احمد بابا رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"بدعات اور محدثات میں شاطبیؒ کی تصنیف اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔"[1]

محمد بن مخلوف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مختصر بات یہ ہے کہ علوم میں ان کی جتنی مہارت ذکر کی جائے کم ہے۔"[2]

تحقیق میں ان کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا، الموافقات میں جو قواعد اور فوائد ذکر کیے گئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اسی طرح "الاعتصام" میں بدعات اور محدثات کو مکمل واضح کیا گیا ہے۔

شیخ علی محفوظ فرماتے ہیں: بدعات پر تحقیق کرنے والے حضرات میں کچھ نے اصولی بحثوں کو مد نظر رکھا چنانچہ انھوں نے اصول اور قواعد کی جہت سے اپنا حق ادا کیا۔ پھر ان اصولوں کی تفریعات ذکر کیں جو اس سے معلوم نہیں ہو پایا اسے بطریق مقایسہ ذکر کیا۔ جیسا کہ امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب "الاعتصام" میں کیا۔ کچھ حضرات نے فروعات کو سنتوں سے موافقت اور مخالفت کے لحاظ سے دیکھا اور قواعد کے اعتبار سے ترک کر دیا۔ جیسے علامہ ابن الحاج نے اپنی کتاب "المدخل" میں کیا۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔[3]

محمد احمد العدوی نے مقدمہ اختصار "الاعتصام" میں لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں "میں نے بہت سے حضرات کو بدعات اور سنن پر کام کرتے دیکھا۔ کچھ حضرات کی تحقیق اصولی اعتبار سے تھی انھوں نے قواعد اور اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کام کیا پھر اس پر تفریعات مرتب کیں اور تفریعات کا اتمام اس فن کو جاننے والوں پر چھوڑ دیا جیسے امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب الاعتصام میں کیا۔ جبکہ دوسرے فریق نے فروعات کا سہارا لیا اور سنت کے مخالفت اور موافقت کے اعتبار سے کام کیا۔ انھوں نے قواعد وغیرہ کو پس پشت ڈالا جیسا کہ ابن الحاج نے اپنی کتاب "المدخل" میں کیا۔ اللہ تعالیٰ دونوں فریقین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔[4]

اس کتاب سے فلسطینی مجاہد محمد عزالدین القسام اور ان کے ساتھی محمد کامل القصاب نے استفادہ کیا۔ اور اپنی کتاب "النقد والبیان فی دفع اوهام خزیران"[5] میں نقل کیا۔ انھوں نے خزیران اور ان کے شیخ جزار پر تنقید اور ان کا رد کیا۔ انھوں نے اس کتاب سے نقل کرنے کے بعد فرمایا:

"ہماری کوشش تھی کہ ہم استاذ جزار اور ان کے شاگرد کو اس کتاب سے استفادہ پر مجبور کریں جس کی اپنے باب میں کوئی مثال نہیں۔ لیکن ہمیں یہ خوف تھا کہ ہم پر وہابی ہونے کا لیبل نہ لگ جائے جو کہ کسی بھی کمزور کا باطل کی ترویج اور دین کی اضاعت کے لیے ہتھیار ہوتا ہے اگرچہ امام شاطبیؒ کا زمانہ محمد بن عبد الوھاب کے زمانے سے بہت پہلے تقریباً پانچ سو سال قبل تھا اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی متقدم کسی متاخر سے کچھ حاصل کر لے۔"[6]

علمائے کرام کی الاعتصام کی تعریف ذکر کرنے اور ابن مرزوق الحفید کا قول جس میں وہ "المحقق الفقیہ العلامہ الاستاذ الصالح" کا لقب دیتے ہیں۔ کے بعد فرماتے ہیں: الاعتصام اپنے تمام وصفوں کے ساتھ ایک مکمل کتاب ہے۔ اس میں کئی فوائد ایسے ذکر کیے گئے ہیں جو قرآن پاک کی آیات اخبار نبویہ سلف صالحین اور آئمہ کرام کے مناظرات سے اخذ کیے گئے ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کی تعریف محققین ایک زمانے سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ بدعات کے خلاف اس کتاب کو بطور علاج دیکھتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان کے چند اقتباسات ذکر کرتے ہیں۔

قصیمی فرماتے ہیں: علمائے کرام ابھی تک مسلمانوں کو بدعات سے دور رکھنے کے لیے بہترین کتابیں لکھ رہے ہیں وہ اصول اور فروع کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔ کتابوں میں بہت ساری معلومات جمع کی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ چھپ چکی ہیں اور کچھ ابھی تک غیر مطبوع ہیں۔ ان کتابوں میں امام شاطبیؒ کی کتاب "الاعتصام" ابی شامہ کی "الباعث علی انکار البدع والحوادث" ابو بکر الطرطوشی کی "الحوادث والبدع" ان سب میں قدیم محمد بن وضاح کی "البدع والنہی عنها" جو کہ تیسری صدی ہجری کی ہے۔ جبکہ ان سب میں بہترین امام شاطبیؒ کی "الاعتصام" ہے۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ متاخرین نے جو کتابیں بھی لکھی ہیں وہ لوگوں میں اس قدر مقبولیت نہ پا سکیں۔ بلکہ لوگ انھیں سنجیدہ نہ لیتے تھے۔ ہم نے جو اوپر کتابیں ذکر کی ہیں ان میں سے کوئی بھی مطالعہ کر لی جائے تو وہ طالب علموں کی پیاس بجھا سکتی ہے اور اپنے موضوع پر مکمل معلومات دے سکتی ہے۔[7]

قمیصی نے الاعتصام کو بدعات کے رد پر لکھی جانے والی بہترین کتاب قرار دیا۔ اس لیے کہ اس جیسی مثالیں اور صورتیں کوئی اور پیش نہیں کر سکا۔ دیگر حضرات نے بدعات کے رد پر کام کیا لیکن اسے خطرے میں ڈال دیا۔ امام شاطبیؒ نے ایک فقیہ کے نقطہ نظر سے کام کیا اور اس کے لیے قواعد اور اصول طے کیے اور پھر اسے لفظی قالبوں میں رکھنے کی بجائے حقیقی درجہ میں استعمال کیا۔ مبالغات، حسرات اور اس کے مشابہہ الفاظ میں الجھایا نہیں۔ امام شاطبیؒ نے دیگر کئی حضرات سے نقل کیا لیکن ان کے افکار کو اخذ کرنے سے قبل اور بطور قاعدہ قانونیہ بنانے سے پہلے تحلیل کیا اور فقہی نظریہ اصول کے تحت ان پر کام کیا۔ وہ اس مہم پر کام کرتے ہوئے مکمل اطمینان اور وضاحت کے ساتھ

عمل پیرا تھے۔ جہاں انھیں معلوم ہوا کہ اس قاعدے کی بناوٹ میں مشکل ہو گی انھوں نے بتایا کہ اس کی مشکل کی وجہ اس کی تکوین میں ہے اور شکوک وشبہات اس کی بناوٹ، الجھاؤ اور مجالات ترجیح اس کی ترکیب کی وجہ سے ہے۔

استاذ صبحی لبیب نے الاعتصام سے نقل کرنے کے بعد امام شاطبیؒ کا ذکر کیا اور ان کی کتاب کے مباحث کا خلاصہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام شاطبیؒ کا علمی اور فقہی اسلوب ہے وہ بدعات کا یوں رد کرتے ہیں۔ ان کا طریقہ کار دیگر حضرات سے مختلف ہے وہ اس مشکل حساسیت سے بھرپور موضوع کو آسان انداز میں حل کر جاتے ہیں۔ اس موضوع کی حساسیت شریعت اور تقالید سے اتصال انفرادی اور اجتماعی میلانات کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح امام شاطبیؒ کا کام دیگر حضرات سے زیادہ گہرا مستدل ہے۔ قرافی اور ابن عبد السلام کے اسی موضوع پر کام سے زیادہ بہتر ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے اس اسلوب پر کام نہیں کیا نہ ہی یہ منہج اختیار کیا ہے۔[8]

شیخ علامہ مصطفی الزرقاء فرماتے ہیں: جب سے امام شاطبیؒ کی کتاب "الاعتصام" بدعات کے رد پر چھپی ہے اور "الموافقات" اصول شریعت کے متعلق منظر عام پر آئی ہے۔ یہ دونوں کتابیں گویا کوئی قیمتی ذخیرہ جیسی تھیں۔ تب سے امام شاطبیؒ کا نام لوگوں، علماء اور فقہاء کے درمیان گونج رہا ہے۔[9]

اس کے بعد سے ان کی کتابوں سے اساتذہ شریعہ اور طلبہ مستفید ہو رہے ہیں۔ وہ اس کے دروس کو سمجھتے ہیں اور اپنے پاس نقل کرتے ہیں۔ امام شاطبیؒ ایک ستارے کی مانند علمی افق پر جگمگا رہے ہیں۔ انھوں نے اصول شریعت اور مقاصد شریعت پر بھی بھرپور روشنی ڈالی ہے ان کی بات حجت کا درجہ رکھتی ہے۔

شیخ احمد بن حجر آل بوطامی بدعات کے رد پر کتابوں کی تعداد ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان کی تالیفات میں جو بدعات کے رد پر لکھی گئی "الاعتصام" بہترین کتاب ہے۔ لیکن اس میں امام شاطبیؒ نے اصولیین اور کبار فقہاء کے اقوال کو ذکر کیا ہے جسے سمجھنے کے لیے اس میدان کا طالب علم ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح انھوں نے قواعد کی تفاصیل پر زیادہ توجہ دی اور بدعت کی اقسام وغیرہ پر کم کام کیا ہے۔[10]

اس کے علاوہ شیخ سعید بن ناصر الغامدی نے خصوصی طور پر اپنی کتاب میں "حقیقة البدعة و احکامها" میں امام شاطبیؒ کی کتاب الاعتصام کی تعریف کی۔ وہ فرماتے ہیں: اس باب میں الاعتصام مرجع کا درجہ رکھتی ہے۔ امام شاطبیؒ نے بڑی قوت کے ساتھ بدعات کا رد کیا۔ ہم نے کسی عبقری کو الاعتصام سے دور ہوتے نہیں دیکھا۔ لوگوں نے الاعتصام کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے۔

امام شاطبیؒ کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جو اندھی تقلید سے آزاد تھے انھوں نے مذہبی تعصب کو شکست دی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں علوم شرعیہ اور عقلیہ میں بے پناہ مہارت عطا کر رکھی تھی۔ اس کے علاوہ اصول الفقہ جس کے ذریعے مقاصد شرعیہ کا ادراک ہوتا ہے اس کے قواعد اور کلیات معلوم ہوتے ہیں وہ اس میں بھی بڑے ماہر تھے۔ اصول الفقہ میں ان کی کتاب "الموفقات" مشہور ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی زبان پر ان کی بے پناہ دسترس تھی۔

امام شاطبیؒ نے مقاصد شریعہ کے فہم کے ساتھ آثار معرفت اور علم کو لغت میں اکٹھا کیا۔ انھوں نے سنت اور بدعات کے میدان میں بڑا گہرا کام کیا۔ ان کی اس باب میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ انھیں بے پناہ مقبولیت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم و عمل میں برکت ڈالی تھی۔ اللہ ان سے راضی ہو۔

حوالہ جات

[1] التنبكتي، احمد بابا بن احمد بن الفقيه الحاج احمد بن عمر بن محمد التكروري، نيل الابتهاج بتطريز الديباج، طرابلس/ليبيا: دارالكاتب، ط2، 2000م، ص٤٨.

Al-Timbukti, Ahmad Baba bin Ahmad al-Faqeyh Alhaaj Ahmad bin Umar bin Muhammad al-Takruri, Nayl al-Ibtihaaj Bi-Tatriz al-Dibaaj, Tarablus/ Libya: Dar al-Katib, 2000, p.48.

[2] مخلوف، محمد بن محمد بن عمر قاسم، شجرة النور الزكية في طبقات المالكية، بيروت: دار الكتب العلمية، ٢٠٠٣م، ص٢٣١.

Makhluf, Muhammad bin Muhammad bin Umer Qasim, Shujrah Al-Noor Al-Zakiyah, Beirut: Dar ul Kutb al ilmiyah, 2003, p. 231.

[3] علي محفوظ، الإبداع في مضار الابتداع، الرياض: مكتبة الرشد، ١٤٢١هـ، ص٢٤.

Aly Meḥfyẓ ،ālibdāʿ fi mḍār ālābtdā, ālryāḍ: maktbah ālshud, 1421, p. 24.

[4] محمد احمد العدوي، اصول في البدع و السنن، القاهرة: دار بدر، ١٤٠١هـ، ص١٧.

Muḥammad āḥmed ālādwy, āṣul fi ālbdā wālsunan, ālqāhirah: dār badr, 1401, p. 17..١٧

[5] دمشق کے مطبعۃ الترقی سے ۱۹۲۵ء میں طبع ہوئی۔

[6] محمد كامل القصاب، محمد عز الدين القسام، النقد و البيان في دفع أوهام خزيران، فلسطين، مركز بيت المقدس، ١٤٢٣هـ، ص٢٥.

Muḥammd kāml ālqṣāb, Muḥammad iz-ud-din ālqsām, ālnqd wālbyān fy dfā Auhām kẖzyrān, Palestine: Markaz byt ālmqds, 1423, p. 25.

[7] عبدالله القصيمي، الصراع بين الاسلام و الوثنية، القاهرة، ١٤٠٣هـ، ٢/ ١١١-١١٢.

Abdullah ālqṣymy, Ālṣrā byn āl-islām wālwṯniyah, ālqōhirah: 1403A.H., 2/111-112.

[8] ادريس بين بيدكين التركماني الحنفي، مقدمة: اللمع في الحوادث و البدع، دار ابن حزم، ط: ١، ص٢٥.

Idris byn bydkyn āltrkmāny ālḥnfy, Muqdmah: āllmafy ālḥwādṯ wālbda, dār ibn ḥzm, ed. 1, p. 25.

[9] الشاطبي، ابراهيم بن موسي بن محمد اللخمي، الغرناطي، ابواسحاق، فتاوي الامام الشاطبي، "مقدمه" طبعة تونس: ط2، 1406هـ-1985م، ص٨.

Al-Shatibi,Ibrahim bin Musa bin Muhammad al-Lakhmi, al-Gharnati, Abu Ishaq, Fatawa al-Imam al-Shatibi, "Muqadimah", 1985, p. 8.

[10] احمد بن حجر آل بوطامي البنعلي، تحذير المسلمين من الابتداع و البدع في الدين، دار الاسلام البخاري، ص٦.

Āḥmd bin ḥğr āl bwṭāmy ālbnʿly, Tḥḏyr ālmslmyn mn ālābtdā wālbda fy āldyn, dār ālāslām, ālbukẖāry, p. 6.